چوہدری لطیف اکبر وغیرہ بنام راجہ محمد فاروق حیدر خان وغیرہ

چوہدری لطیف اکبر وغیرہ بنام راجہ محمد فاروق حیدر خان وغیرہ

حاضری:

بیرسٹر ہمایوں نواز خان، وکیل سائلان۔

راجہ محمد حنیف خان وراجہ امجد علی خان، وکلاء مسئولان۔

سید شاہد محی الدین، سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن وامجد پرویز علی سیکرٹری ایلمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن اصالتاً۔

حکم:

معاملہ زیرنزاع آزادکشمیر میں سال ۲۰۱۵ء سے تعلیمی پیکج کے نام سے اپنائی گئی پالیسی کے تحت مختلف سطح کے تعلیمی اداروں کے بڑھائے گئے درجات سے متعلق ہے۔ اس تنازعہ کی وجہ سے نہ صرف سینکڑوں تعلیمی اداروں میں ہزاروں زیرتعلیم طلباء وطالبات غیریقینی صورتحال سے دوچار ہوئے بلکہ اُن کا تعلیمی مستقبل بھی داؤ پر لگا ہوا ہے۔ اس صورتحال کے پیشِ نظر انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لیے فوری مختصر احکامات صادر کرنا ضروری ہیں۔ تفصیلی محرکات اور وجوہات مابعد تحریر کی جائیں گی۔

۱۔ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین ایکٹ ۱۹۷۴ء کی روح اور منشاء آزادکشمیر میں بہتر حکومت اور انتظامیہ کا قیام ہے۔ آئین کی روح کے مطابق حکومت اور ادارے ایک تسلسل کا نام ہے۔ بہترین طرزِ حکمرانی کا تقاضہ ہے کہ پالیسیوں میں تبدیلی کے وقت سب سے زیادہ ترجیح عوامی مفاد کو دی جائے۔ اس حوالے سے کسی اور دلیل کی ضرورت نہ ہے کیونکہ آخری کتاب قرآن مجید میں یہی فطرتی طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جو نفع بخش چیز ہے اُسے باقی رکھا جائے اور سطحی وغیر نفع بخش چیز کو معدوم کر دیا جائے۔ حضور ﷺ کی سیرت طیبہ سے بھی یہی ہدایت ملتی ہے کہ اسلامی طرز حکومت میں پالیسیوں کو اپناتے وقت اُن کی دین سے مطابقت اور عوام الناس کے نفع ونقصان کو مدنظر رکھا جائے۔ ہمارے خیال میں وسیع تر عوامی مفاد کے پیشِ نظر پالیسیوں کی تبدیلی اور نفاذ کے وقت اسی فطرتی طریقہ کو مدنظر رکھا جانا ضروری ہے۔

۲۔ اس پسِ منظر میں انصاف کے تقاضے نبھانے کے لیے عدالت ہذا کو عبوری آئین کے تحت حاصل شدہ خصوصی اختیارات کو بروئے کار لانا ضروری ہے۔ جیسا کہ بے شمار قانونی نظائر میں اصول وضع کیے گئے ہیں جن میں سے چند حوالہ جات بذیل ہیں:۔

> 'آزاد حکومت وغیرہ بنام چوہدری محمد سعید (۲۰۰۲ ایس سی آر ۳۷۸)، عمیر خان بنام آزاد حکومت وغیرہ (۲۰۱۷ ایس سی آر ۹۸۰)، آزاد حکومت وغیرہ بنام عبدالحمید وغیرہ (۲۰۱۷ ایس سی آر ۱۰۳۴)، طاہر جاوید بنام ڈپٹی کسٹوڈین وغیرہ (۲۰۱۷ ایس سی آر ۲۹۳)، مسماۃ بادشاہ بیگم وغیرہ بنام ایڈیشنل کمشنر وغیرہ (۲۰۰۳ ایس سی ایم آر ۶۲۹)، گل عثمان وغیرہ بنام مسماۃ احمرو وغیرہ (۲۰۰۰ ایس سی ایم آر ۸۶۶)، شاہد اور کزئی بنام

پاکستان مسلم لیگ وغیرہ (۲۰۰۰ ایس سی ایم آر ۱۹۶۹)، ایس اے ایم واحدی بنام فیڈریشن آف پاکستان (۱۹۹۹ ایس سی ایم آر ۱۹۰۴) اور ڈوسانی ٹریولز وغیرہ بنام میسرز ٹریولز شاپ وغیرہ (پی ایل ڈی ۲۰۱۴ سپریم کورٹ ۱)۔''

۳۔ ریاست آزاد جموں وکشمیر کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ حکومت کی جانب سے کیے گئے اقدامات کی وجہ سے شرح خواندگی کا تناسب خطہ کے باقی علاقوں کی نسبت بہتر ہے۔اس تسلسل کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ عدالت کو اس بات کا بھی احساس ہے کہ جہاں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیم کے فروغ کے لیے ادارے قائم کرے وہاں اس مقصد کے لیے کافی وسائل بھی درکار ہیں جبکہ حکومت کے پاس لامحدود وسائل نہ ہیں۔اس لیے تعلیمی اداروں کے قیام وجواز کے لیے کم ازکم کسی معیار کا تعین ضروری ہے۔اور معیار کے لیے متعلقہ ادارے کی آخری جماعت میں زیر تعلیم اور بلندی درجہ کے بعد پہلی جماعت میں داخلہ حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد کو اہمیت وفوقیت حاصل ہے۔جس کا تعین سال ۲۰۱۵ و۲۰۱۶ء کے اعداد وشمار کی بناء پر ہو سکتا ہے۔ جبکہ سال ۲۰۱۷ء کی نسبت محکمہ کا مؤقف ہے کہ طلباء کو دیگر اداروں میں منتقل کر دیا گیا ہے اسلئے اس کو زیر غور نہ لایا جا سکتا ہے۔

۴۔ مطابق ریکارڈ تعلیمی پیکج کے ذریعے پانچ قسم کے اداروں کا درجہ بڑھایا گیا ہے جن میں پرائمری سے مڈل، مڈل سے ہائی، ہائی سے ہائیر سیکنڈری سکولز و انٹر کالجز اور انٹر کالجز سے ڈگری کالجز شامل ہیں۔ آزاد کشمیر کے خصوصی حالات کے پیش نظر یہ بات بھی ہمارے علم میں ہے کہ بعض علاقوں میں بچوں کی نسبت بچیوں کو کم تعلیمی سہولیات میسر ہیں۔اس لیے بچیوں کی مطلوبہ تعداد کا معیار نرم رکھا جاتا ہے۔کم سے کم معیار درج ذیل جدول میں تعین کیا جاتا ہے۔

قسم ادارہ	مردانہ		زنانہ	
	سال ۲۰۱۵۔۱۶ میں سے کسی ایک سال کی کم ازکم تعداد	دونوں سالوں کی کم سے کم اوسط تعداد	سال ۲۰۱۵۔۱۶ میں سے کسی ایک سال کی کم ازکم تعداد	دونوں سالوں کی کم سے کم اوسط تعداد
مڈل	15	10	10	5
ہائی سکول	20	15	15	10
ہائیر سیکنڈری سکول	25	20	20	15
انٹر کالج	25	20	20	15
ڈگری کالج	25	20	20	25

مندرجہ بالا معیار پر پورا اترنے والے تمام ادارے سال ۲۰۱۵ء سے مکمل طور پر بحال تصور ہوں گے اور اس دوران حکومتی اور محکمانہ اقدامات سے اگر کوئی بھی ادارہ متاثر ہوا ہے تو حکومت اور متعلقین کو

ہدایت کی جاتی ہے آج سے بلا تاخیر اندر ایک ہفتہ ان اداروں کو فوری طور پر بحال و فعال کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ بالا معیار کے علاوہ ہم حکومت پر قدغن نہیں لگانا چاہتے کہ اگر خصوصی حالات کے مطابق کسی علاقہ میں مطلوبہ معیار سے کم ادارے کا قیام بھی ناگزیر ہو تو حکومت کو ایسا ادارہ قائم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

۶۔ معاملہ کی نزاکت کے پیشِ نظر ہم محکمہ مالیات آزادکشمیر کو بھی ہدایت جاری کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر عدالتی احکامات پر عملدرآمد کے لیے کوئی پابندی یا قدغن حائل ہو تو اسے نرم کرتے ہوئے فوری طور پر اقدامات عمل میں لائے جائیں۔

۸۔ آئین کی منشاء کے مطابق چیئرمین آزاد جموں و کشمیر کونسل (وزیراعظم پاکستان) کے منصب کا تقاضہ ہے کہ وہ آزادکشمیر کی عوام کے مفاد میں آزاد حکومت کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے فراخدلانہ اقدامات اٹھائیں۔ تعلیمی پیکج کے تنازعہ سے آزادکشمیر کی کثیر آبادی کے حقوق اور مفادات وابستہ ہیں۔ اس لیے چیئرمین آزاد جموں و کشمیر کونسل (وزیراعظم پاکستان) عوامی مفاد میں حکومت آزادکشمیر کو مشکل سے نکالنے اور ضروری معاونت کے لیے اگر ضروری ہو تو مطلوبہ احکامات صادر کریں۔

مظفرآباد چیف جسٹس جج

۱۴ نومبر ۲۰۱۷ء